۲۔ برسات اور پِھسلن

نظیؔر اکبرآبادی

پہلی بات : آج ہر شہر میں دیہات میں پکی سڑکیں بن جانے کی وجہ سے بارش کے پانی میں پھسلنے کے واقعات بہت کم دِکھائی دیتے ہیں مگر اگلے زمانے میں جب دھواں دھار بارشیں ہوتیں تو راستے کیچڑ سے لت پت ہو جاتے اور ان پر چلتے وقت اکثر بڑے بوڑھے اور بچے پھسل جاتے۔ کیچڑ میں گرنے کی وجہ سے ان کی بڑی درگت ہوتی اور پھسلنے والا ہنسی کا مرکز بن جاتا۔ اس زمانے میں سیمنٹ کے پکے مکانات بھی نہیں ہوتے تھے۔ مٹی کی دیواریں پانی کا زور سنبھال نہیں پاتی تھیں اور دھڑام سے کبھی کوئی دیوار گر جاتی کبھی بالا خانے گر جاتے۔ بعض اوقات تو مسلسل بارش کی وجہ سے بڑے بڑے گھر گر جاتے۔ نظیؔر اکبرآبادی نے بارش کی وجہ سے پیدا ہوئے ایسے حالات کو خوبصورتی سے ذیل کی نظم میں پیش کیا ہے۔

جان پہچان : نظیؔر اکبرآبادی ۱۷۴۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ساری عمر آگرہ میں بسر کی جسے اس وقت اکبرآباد کہا جاتا تھا۔ من موجی انسان تھے۔ ہمیشہ اپنی دُھن میں رہتے۔ ان کے کلام میں بڑی روانی ہوتی ہے۔ زبان سادہ اور ستھری ہوتی ہے۔ معمولی واقعے یا موضوع پر اس انداز سے نظم کہتے ہیں کہ بات دل میں بیٹھ جاتی۔ نظیؔر کا انتقال ۱۶/ اگست ۱۸۳۰ء کو آگرہ میں ہوا۔ اس نظم میں انھوں نے برسات میں پھسلن کے واقعات اس خوبی سے بیان کیے ہیں کہ منظر سامنے ہو بہو کھنچ جاتا ہے۔

برسات میں جہان کا لشکر پھسل پڑا
بادل بھی ہر طرف سے ہَوا پر پھسل پڑا
جھڑیوں میں مینہ بھی آکے سراسر پھسل پڑا
چھتّا کسی کا شور مچا کر پھسل پڑا
کوٹھا جھکا، اَٹاری گری، در پھسل پڑا

جھڑیوں نے اس طرح کا دیا آکے جھڑ لگا
سُنیے جدھر اُدھر کو دھڑاکے کی ہے صدا
کوئی پکارے ہے مِرا دروازہ گِر چلا
کوئی کہے ہے، ہائے کہوں تم سے اب میں کیا
تم در کو جھینکتے ہو مرا گھر پھسل پڑا

یاں تک ہر اک مکاں کی پھسلنے کی ہے زمیں
نکلے جو گھر سے اس کو پھسلنے کا ہے یقیں
مفلس غریب پر ہی، یہ موقوف کچھ نہیں
کیا فیل کا سوار ہے، کیا پالکی نشیں
آیا جو اس زمین کے اوپر پھسل پڑا

کوچے میں کوئی اور کوئی بازار میں گرا
کوئی گلی میں گر کے ہے کیچڑ میں لوٹتا
رَستے کے بیچ پاؤں کسی کا رَپٹ گیا
اس سب جگہ کے گرنے سے آیا جو بچ بچا
وہ اپنے گھر کے صحن میں آکر پھسل پڑا

خلاصۂ کلام : اس نظم میں شاعر نے برسات کی وجہ سے پیدا ہونے والی پھسلن کے مختلف مناظر بیان کیے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ برسات میں لوگ پھسلن کا شکار ہوتے ہیں۔ جب بارش کی جھڑی لگتی ہے تو کسی کے گھر کی چھت، کوٹھا، اٹاری اور دروازے تک پھسل پڑتے ہیں یعنی گر جاتے ہیں۔ اس جھڑی میں ہر طرف دھڑاکے کی آواز آتی ہے۔ بارش کی وجہ سے چاروں طرف پھسلن ہی پھسلن ہے۔ جو گھر سے نکلتا ہے تو اس خدشے کے ساتھ کہ وہ کہیں نہ کہیں ضرور پھسلے گا۔ غریب مفلس ہی کی کیا بات، جو لوگ ہاتھی پر سوار یا پالکی میں بیٹھے ہیں وہ بھی پھسلن کی وجہ سے گر پڑتے ہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی بچ بچا کر گھر پہنچ بھی جائے تب بھی وہ اپنے صحن میں گرتا ہے۔

معنی و اشارات

مینہ	-	بارش	Rain
چھتا	-	مراد چھت	Roof
اٹاری	-	کھلی چھت	Terrace, roof
جھینکنا	-	رونا	Cry
موقوف	-	تھما ہوا	Deferred
فیل	-	ہاتھی	Elephant
پالکی نشیں	-	پالکی میں بیٹھا ہوا	One carried in Palki / sedan

مشق

نظم کا بغور مطالعہ کیجیے اور دی ہوئی سرگرمیوں کو ہدایتوں کے مطابق مکمل کیجیے۔

- نظم سے گھر کی مختلف چیزوں کے نام تلاش کر کے لکھیے۔
- برسات کی پھسلن میں پھسلنے والوں کے نام لکھیے۔
- پھسلنے سے پہلے کی کیفیت لکھیے۔
- نظم سے متضاد اور ہم معنی الفاظ کی جوڑیاں تلاش کیجیے۔
- آپ کے خیال میں مشکل بند کو نثر میں تبدیل کیجیے۔
- نظم کے چوتھے بند کو عملی طور پر ہوتے ہوئے تصوّر کیجیے اور اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
- شاعر نے برسات کے جو اثرات بیان کیے ہیں، انھیں لکھیے۔
- ان اشعار کا مطلب بتائیے۔

جھڑیوں نے اس طرح کا دیا آ کے جھڑ لگا
سنیے جدھر اُدھر کو دھڑاکے کی ہے صدا
مفلس غریب پر ہی ، یہ موقوف کچھ نہیں
کیا فیل کا سوار ہے ، کیا پالکی نشیں

- ذیل کے ہم معنی الفاظ نظم سے ڈھونڈ کر لکھیے۔

۱۔ بارش　　۲۔ چھت کے اوپر بنا ہوا مکان
۳۔ بڑا پکا مکان　　۴۔ شکایت کرنا

- اس نظم میں برسات اور پھسلن کو شاعر نے بڑے دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ آپ بھی سردی کی شدت پر چند جملے لکھیے اور اس موضوع پر کسی شاعر کی نظم تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

76QTDZ